بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آر کائیو016 تاریخ: ۱۳فروری۲۰۲۶ء

سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.. ایک بہن کا سوال ہے کہ زمل نام رکھنا کیسا ہے؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکی کا نام زمل رکھنا بالکل جائز اور درست ہے۔ اصول: نام کا معنی اچھا و پاکیزہ ہو، شرک/کفر/برائی کا پہلو نہ ہو — زمل میں کوئی ممانعت نہیں۔

لغوی معانی (مادہ ز-م-ل): (1) لپیٹنا/ڈھانپنا — اسی مادے سے "مُزَّمِّل" بنا؛ نبی ﷺ نے فرمایا تھا "زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي" (مجھے چادر اڑھا دو) — پردہ پوشی، حیا و حفاظت کا مفہوم۔ (2) "زَمِیل": رفیق/ہم سفر/ساتھی۔ (3) سفر کا سامان/توشہ۔

مخلصانہ مشورہ: (1) پسندیدہ و بابرکت نام امہات المؤمنین، صاحبزادیوں اور صحابیات کے نام ہیں (عائشہ، فاطمہ، خدیجہ، زینب، مریم، سمیہ، اسماء وغیرہ)۔ (2) زمل، کا مادہ قرآن سے ثابت ہے مگر بطورِ نام معنی معروف و صریح نہیں؛ واضح خوبصورت معنی والے نام (طیبہ، صالحہ، عفیفہ، حورین) افضل ہیں۔

خلاصہ: زمل رکھنا شرعاً جائز ہے؛ صحابیہ کی نسبت یا واضح معنی والا نام زیادہ باعثِ برکت ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512